وسیلۃ الغریب

الیٰ

جنابِ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

فضائل و تاریخِ اہلبیت

تالیف

حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رح

ترجمہ

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی

سوانح حیات

علاّمہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی

برِصغیر پاک وہند کو بارھویں صدی کے جن اکابر علماء اور بزرگانِ دین پر فخر ہے ان میں سے ایک طرف اگر دہلی کے جلیل القدر عالم اور عارف حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا نام نامی امتیازی شان سے نظر آتا ہے تو دوسری جانب ٹھٹہ سندھ کے نامور عالم، فقیہ اور محدّث مخدوم محمد ہاشم سندھی بھی شاہ صاحبؒ کی طرح عالمی شہرت کے عالِم نظر آتے ہیں، جن کی علمی تصنیف اور تالیف کی عظیم شہرت ہے اور آپ کے تلامذہ کا سلسلہ عالَمِ اسلام میں پھیلا ہوا ہے۔

آپ کا نسب اس طرح ہے محمد ہاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمٰن بن عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن محمد قاسم[ل] بن خیرالدین مخدوم صاحب کے والد مولانا عبدالغفورؒ شہر بٹھورو میں مقیم تھے۔ جہاں ١٠ ربیع الاول ۱۱۰۴ھ میں مخدوم محمد ہاشم کا تولد ہوا۔ آپ نے ابتدائی

ل مخدوم صاحب کے ایک شاگرد سید عبدالرحمٰن بن سید اسلم مکی نے آپ کا یہ نسب نامہ ایک قلمی اجازت نامہ میں ذکر کیا ہے

ؒ

تعلیم اپنے والد کے پاس حاصل کی اور پھر اپنے اس دور کے عظیم علمی مرکز ٹھٹہ آئے جہاں شروع میں مخدوم محمد سعید ٹھٹوی کے درس میں داخل ہوئے اور پھر متوسط اور انتہائی درجے کی کتابیں شیخ العلماء مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی سندھی سے پڑھ کر فراغت حاصل کی اور یہ مکمل نصاب صرف نو سال کی مدت میں ختم کیا۔ اس دوران یعنی ۱۱۱۳ھ میں آپ کے والد بزرگوار بھی داعی اجل کو لبیک کہہ چکے تھے اس کے بعد مخدوم صاحب نے بھٹورو کو چھوڑ کر اس کے نواحی قریہ بہرام پور میں سکونت اختیار کی۔ اور وہیں آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ کا یہ ارادہ تھا کہ ملک سے جہالت اور بے علمی کو نکالنے کے لئے دیہات میں مدارس قائم کئے جائیں۔ اور اس قریہ کو تدریس کے لئے اختیار کرنے میں آپ کا یہ بھی خیال تھا کہ وہاں بدعات اور مشرکانہ رسومات کا زور تھا اور آپ تعلیم وتدریس کے ساتھ اس رسومات قبیحہ کو بھی مٹانا چاہتے تھے اور وہاں پر اس نے بڑی تندہی سے لوگوں کو احکام شریعت کی پابندی کے لئے تبلیغی جہاد شروع کیا۔ لیکن وہاں کے کچھ گدی نشینوں کو آپ کی باتیں راس نہ آئیں اس لئے مخدوم صاحب نے دیہات کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے ٹھٹہ میں سکونت اختیار کی۔

ٹھٹہ سندھ اس دور میں بڑا علمی مرکز تھا بڑے بڑے علماء شعراء صوفیاء شہر میں رہتے تھے۔ مخدوم صاحب جیسے عالم اور فقیہ کی تشریف آوری کے بعد آپ کی شہرت اور فضیلت کی آواز دور دراز ملکوں تک پہنچ گئی۔ اور سندھ، بلوچستان، افغانستان، عربستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے ہزاروں شاگرد اور فیض کے طالب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ کی علمی شہرت کی آواز حکومت کے دربار میں بھی پہنچ گئی۔ مخدوم صاحب کے علمی اوج کے زمانے میں سندھ کے اندر میاں غلام شاہ کلہوڑہ کی حکومت تھی اور میاں صاحب خود مخدوم صاحب کے معتقدین مسلک میں منسلک تھے۔
ٹھٹہ میں علمی مرکز ہونے کے ساتھ بدعات اور مشرکانہ رسوم کا بھی دور دورہ تھا۔ مخدوم صاحب کے ایما پر حاکم وقت سے ان رسومات کی بندش کے لئے آپ کو ایک پروانہ بھی ملا تھا۔ جس پر تاریخ ۲، شعبان ۱۱۷۲ھ مرقوم ہے۔

مخدوم صاحب ۱۱۳۵ھ میں حج کے ارادے سے حرمین شریفین چلے گئے اور وہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرمین کے علماء محدثین شیخ عبدالقادر صدیقی مالکی، شیخ عبد بن علی مصری، شاہ ولی اللہ کے استاد، شیخ محمد ابو طاہر مدنی اور شیخ علی بن عبدالملک دراوی وغیرہم سے آپ کی علمی ملاقاتیں اور مجلسیں ہوئیں اور ان سے حدیث اور دوسرے علوم کی سندیں لیں اور اجازتیں حاصل کیں جس کا ذکر آپ نے اپنی مشہور تالیف اتحاف الاکابر اور اس کے ذیل میں کیا ہے، مخدوم صاحب نے اپنی بعض تصانیف کے حاشیہ میں میں اس سفر کے متعلق لکھا ہے کہ ان کو جمعرات ۱۲ رجب ۱۱۳۶ھ میں مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ واپسی میں سورت بندر میں آپ کی سید محمد سعد اللہ سورتی سے ملاقات اور ان کے ہاتھ پر قادری طریقہ میں آپ نے بیعت بھی کی اور خرقہ خلافت بھی حاصل کیا اور ایک سال وہاں رہ کر ۱۱۳۷ھ میں ٹھٹہ میں وارد ہوئے۔ اس سفر کے بعد آپ کا زیادہ تر میلان علم حدیث کی طرف تھا اور اس فن میں آپ تصنیف و تالیف بھی کرتے رہے مخدوم صاحب ضبط اوقات کا بہت خیال فرماتے تھے ۲۴ گھنٹے کام اور آرام کے لئے تقسیم کر رکھے تھے۔ درس و تدریس کے علاوہ تالیف و تصنیف کے لئے بھی آپ کا خاص وقت مقرر تھا اور عبادت اور ذکر و فکر کے لئے بھی وقت مقرر ہوتا تھا۔ آپ کی اولادیں سے میاں غلام محمد نے لکھا ہے کہ مخدوم صاحب نے ایک سو پچاس چھوٹی بڑی کتابیں تالیف فرمائی تھیں جو موجود ہیں، اور یہ سب عربی فارسی اور سندھی زبان میں ہیں جن کے کچھ نام یہ ہیں۔

اتحاف الاکابر، نظم الجواہر بذیل اتحاف الاکابر، حذیقۃ الصفا فی اسماء المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی گیارہ سو اکیاسی اسماء مبارکہ پیش کئے گئے ہیں۔ العقار بعوالی الاخبار اس میں موطا امام مالکؒ کی ثنائیات اور امام محمد بن حسن کے آثار کی ثلاثیات، صحیح بخاری کی ثلاثیات اور معجم طبرانی کی ثلاثیات کو جمع کیا گیا ہے فاکہۃ البستان ذبح اور شکار کے مسائل میں (اس کا آپ نے سندھی میں بھی ترجمہ کیا ہے) مظہر الانوار یہ روزوں کے مسائل میں بڑی تحقیقی کتاب ہے۔ اس کا آپ نے فارسی

میں حیات الصائمین کے نام سے فارسی میں ترجمہ کیا ہے اور یہ دونوں کتابیں احقر مترجم کی ذاتی لائبریری میں موجود ہیں۔ جنۃ النعیم فی فضائل القرآن العظیم (ایک جلد میں) تفسیر القرآن العظیم موسوم التفسیر الہاشمی (یہ پوری نہ ہوسکی اور آپ نے اس پر حواشی بھی لکھے ہیں) تفسیر سورۃ الملک والنون (آٹھ کاپیوں پر لکھی ہوئی ہے) خمستہ قصائدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پانچ چھوٹے عربی قصیدے ہیں۔ الرسائل الثلاثۃ فی مسئلۃ وضع الیدین تحت السرۃ یعنی نماز میں ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنے کے متعلق تین رسالے ہیں جن کے اس طرح نام رکھے گئے ہیں (۱) درہم الصرۃ فی وضع الیدین تحت السرۃ (۲) ترصیع الدرۃ علی درہم الصرۃ (۳) معیار انتقاد فی تمیز المغشوش عن الجیاد کتاب السیف الجلی علی ساب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (احقر کے پاس موجود ہے) رسالۃ فی کیفیۃ مسح الراس) رسالۃ تقدیر صدقۃ الفطر وغیرہ یہ سب عربی کتابیں ہیں۔

اور فارسی تالیف کی کچھ یہ کتابیں ہیں۔ وسیلۃ الفقیر بشرح اسماء الرسول البشیر صلی اللہ علیہ وسلم یہ بڑی کتاب ہے اور حدیقۃ الصفا مذکورہ کی شرح ہے۔ زادالسفینہ لساکنی المدینۃ۔ اس میں مدینہ منورہ کے اسماء اور ان کے خصائص وغیرہا کا ذکر ہے (احقر کے پاس ہے) ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول۔ احادیث مرفوعہ، موقوفہ) آثار تابعین اور خواب وغیرہ کے ذریعہ جو صلوٰۃ کی کیفیت ملی ہے اس کا ذکر ہے اور اس کتاب کا خطی نسخہ بخطِ مؤلف مخدوم محمد ہاشمؒ میرے پاس موجود ہے۔ حیات الصائمین، مظہرالانوار کا فارسی ترجمہ خود مؤلف نے کیا ہے اور اس میں اصل سے کچھ زیادات اور فوائد عزیزہ بھی آگئے ہیں (میرے پاس موجود ہے) نتیجۃ الفکر فی تحقیق صدقۃ الفطریہ مذکورعربی رسالے سے بڑا ہے، رسالۃ فی کیفیۃ اسقاط الصلوات والصیام عن المیت، رشف الزلال بتحقیق فیئ الزوال، اس میں سندھ اور اس کے قریب ملکوں کے سایہ کی تحقیق ہے (میرے پاس موجود ہے) تحفۃ الاخوان فی منع شرب الدخان، اس میں تمباکو نوشی کو بدعت اور مکروہ بتایا گیا ہے۔ اور افیون بھنگ وقہوہ وغیرہ کا حکم بھی بتایا گیا ہے۔ مناسک الحج بڑی جلد میں ہے اور اس کا اصلی نام سفینۃ السالکین الی بلد اللہ الامین ہے، وسیلۃ الغریب ہے الی جناب الحبیب ـــ

اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

نوٹ:۔ آخری رسالہ کے علاوہ باقی سب تصانیف ۱۱۳۶ھ سے پہلے کی ہیں جن کا آپ نے اپنی تحریر میں ذکر فرمایا ہے اور یہ تحریر مولانا سیّد عبدالرحمٰن بن سیّد محمد اسلم مکی حنفی کے لئے اجازت نامہ ہے جس میں اپنی کتابوں کی بھی ان کو اجازت دی گئی ہے اور اس میں آپ نے سندھی تالیفات کی بھی ان کو اجازت دی ہیں اور آخر میں اس اجازت نامہ کی اپنی دستِ خطی تحریر سے تصدیق فرمائی ہے جس پر تاریخ ۱۲ ذوالحجہ ۱۱۳۶ھ درج ہے اور یہ بعینہٖ تحریر میرے پاس موجود ہے سندھی کتابوں کے آپ نے ذبح و شکار مسائل روزہ، رسالہ معجزات، رسالہ کیفیت صلوٰۃ پر مبنی، رسالہ وعظ اور حالات مؤلف مخدومؒ کا ذکر فرمایا ہے اور سب قدیم طرز پر سندھی منظوم کتابیں ہیں۔ سندھ کے یہ نامور بزرگ اور عالم ستّر سال کی عمر میں رجب ۱۱۷۴ھ میں رحلت فرما گئے اور کوہ مکلی پر مدفون ہیں آپ کا مزار زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔

غلام مصطفےٰ قاسمی

مقدمہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ حمد وثنا کے بعد فقیر حقیر امیدوار رحمت ملک غنی محمد ہاشم بن عبدالغفور سندھی (اصلح اللہ تعالیٰ حالہ واحسن قالہ) کہتا ہے کہ مجھے سننے میں آیا ہے کہ اہل سنت میں سے بعض متعصب لوگوں نے (اللہ ان سے درگزر کرے) کہا ہے کہ اگر کوئی "پنجتن پاک" لفظ کا اطلاق پانچ نفوس کریمہ معروفہ پر کرے گا تو وہ رافضی ہوگا اور اگر کوئی دوازدہ امام کا اطلاق بارہ نفوس پر کرے گا تو وہ کافر ہوگا (والعیاذ باللہ) میں نے کہا زمرۂ اہل اسلام اور جماعت خدام جناب حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ پر مخفی اور محتجب نہ رہے کہ یہ جو مشہور چلا آرہا ہے کہ لوگ پنجتن پاک کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور اس سے مراد جناب حضرت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی مرتضیٰ، حسنین اور زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم لیتے رہے ہیں تو یہ معنی صحیح اور ثابت ہیں اور اس اطلاق کی صحت کے لئے حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجود ہے کہ ایک روز صبح کو رسول اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے اور آپؐ پر سیاہ بالوں سے بنی ہوئی ایک چادر تھی۔ جس پر اونٹ کے پالان کے نقش ونگار تھے، اتنے میں حسن بن علیؓ آئے آپ نے ان کو چادر کے اندر داخل فرمایا۔ پھر حسینؓ آئے پھر فاطمہؓ آئیں اور آخر میں علیؓ آئے ان سب کو چادر مبارک میں داخل فرمایا اور اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ اس کو مسلم نے اپنی کتاب صحیح میں روایت کیا ہے اور اس جیسی حدیث

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے جس کو امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں روایت کیا ہے اور یہ حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے کہ یہ آیت پانچ نفوس کے حق میں نازل ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کو طبرانی نے اپنے معجم میں اور احمد نے المناقب میں اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے اور یہ بات بھی صحت کو پہنچی ہے کہ جس وقت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر شریف ان پر ڈالی تو اس وقت ان کے حق میں دعا فرمائی اور آپ نے یہ فرمایا کہ اللھم ھولاء اھل بیتی وخاصتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔

یعنی اے خداوند! یہ میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں ان سے نجاست کو دور کر اور ان کو کامل طور پر پاک رکھ۔

پس اس آیت کریمہ اور احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ پنجتن پاک لفظ کا اطلاق پانچ نفوس مطہرہ و معروفہ پر جائز اور ثابت ہے اور اس کا انکار جہل ہے اور اس کے قائل کو رفض سے منسوب کرنا تعصب اور عناد ہے۔ اگرچہ اہل سنت والجماعت کے علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ میں طہارت، نفوس معروفہ (پنجتن) کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ جمیع اہل بیت ازواج مکرمات وغیرہا کے لئے بھی عام ہے اس قاعدہ کے بنا پر جو کہ علم اصول فقہ میں ثابت ہے [۵۱]

میں نے چاہا کہ متعدد کتابوں سے ایجاز اور اختصار کے طور پر اہل بیت کرام کے عشاق کو شوق دلانے اور حضرت سید الانام علیہ افضل الصلوۃ واشرف السلام کی رضامندی کی خاطر کچھ فضائل اور حالات جمع کروں کیوں کہ آل اور اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہر ایک ہمارے لئے بمنزلہ مردمک چشم اور آنکھوں کا نور ہے، کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے تشبیہ دی ہے کہ جو اس کوئی اس میں سوار ہوگا

---

۵۱ نوٹ:۔ اس کے بعد کی کچھ سطریں مخطوطے سے غائب ہیں۔

وہ نجات پائے گا۔ اور جو اس سے پیچھے رہا وہ غرق ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے۔ اور فرمایا کہ میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں پس تم ان کی پیروی کروگے تو ہدایت پاؤگے۔ ان دو حدیثوں سے ظاہر ہوا کہ جیسا کہ سمندری سیاحت کرنے والوں کے لئے دو چیزوں کی مراعات ضروری ہے ایک کشتی کی کہ اس کو غرق ہونے سے بچایا جائے۔ اور دوم ستارے کی کہ اس کی طرف نظر کرنے سے منزل مقصود تک پہنچ جائے اور غیر مقصود (جو کہ راستہ کو گم کرنا ہے) سے امن میں رہے اسی طرح آخرت کی طرف سالک اور راہ سفر کرنے والے کے لئے بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آل اور اصحاب کی مراعات ضروری ہے۔ تاکہ ہلاکت سے بچ جائے مقصود کو پائے اور گمراہی سے امن میں رہے۔

جب کہ اصحاب کرام کے فضائل اور مناقب بے شمار ہیں اور اس رسالے کے سوا دوسرے رسالے میں بیان ہوئے ہیں۔ اس لئے اس مختصر رسالہ میں بے شمار دلائل فضائل و مناقب اہل بیت کرام میں سے کچھ اختصار کے طور پر یہاں بیان کئے ہیں۔ اور یہ مختصر رسالہ شب جمعہ تاریخ ستائیس ماہ شعبان مکرم ۱۱۶۴ھ میں شروع ہوا اور رسالہ کا نام وسیلۃ الغریب الی جناب الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا اور اس کی بنا چھ ابواب پر کی گئی۔

پہلا باب

ان آیات قرآنیہ کے بیان میں جو کہ اہل بیت مکرم کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اس مختصر کتاب میں جو جملہ آیات مذکور ہیں وہ چھ عدد ہیں۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (آل عمران آیہ ۶۱)

یعنی حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا کہ یارسول اللہ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بعد اس کے کہ آچکی تیرے پاس خبر سچی (اس کے متعلق) تو (ان سے) کہدے کہ آؤ ہم بلادیں ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں اور اپنی جان اور تمھاری پھر التجا کریں ہم سب (خدا تعالیٰ کی طرف) اور لعنت کریں اللہ کی ان پر کہ جو جھوٹے ہیں۔

اس آیہ کے سبب نزول کا اجمالی بیان یہ ہے کہ یہ آیۃ کریمہ نصاریٰ کی ایک جماعت کے متعلق نازل ہوئی جو ساٹھ نفر پر مشتمل تھی جو یمن کے شہر نجران سے مدینہ منورہ میں آئی تھی۔ یہ سال نو یا گیارہ ہجری کا واقعہ ہے انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسا تم کہتے ہو ایسا نہیں ہے بلکہ وہ خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔

نصاریٰ اس بات سے منکر ہوئے۔

حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اس آیۃ کو نازل فرمایا تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ بلائیں ہم اپنے اور تمھارے بیٹے الخ اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں اور یہ

دعا کریں۔ پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان سے ارشاد فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو آپ آمین کہیں اور نصاریٰ سے فرمایا کہ تم بھی اپنے ساتھ اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ، تاکہ وہ بھی ان کی دعاء پر آمین کہیں۔ جب یہ بات ہوئی تو نصاریٰ کے ایک سردار نے اپنی جماعت سے کہا کہ اگر فی الحقیقت محمدؐ نبی مرسل ہے اور تم نے اس سے مباہلہ کیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور روئے زمین پر کوئی نصرانی قیامت تک باقی نہ رہے گا۔ نصاریٰ کی جماعت نے یہ بات سن کر دعا مانگنے سے انکار کیا پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دعا مانگنے سے انکار کرتے ہو تو پھر اسلام لاؤ۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر صلح کر لی کہ ہر سال دو ہزار پوشاک ماہ صفر میں اور ایک ہزار دوسری پوشاک ماہ رجب میں ادا کرتے رہیں گے اور ہر سال ۳۲ اونٹ ۳۳ لوہے کی زرہیں اور ۳۳ گھوڑے بھی دیتے رہیں گے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صلح کو ان سے قبول فرمایا اور ان کو امان دے دی اور فرمایا کہ اگر یہ نصاریٰ ہم سے دعا میں مقابلہ کرتے تو تحقیق وہ بندروں اور سوئروں کی شکل میں مسخ ہو جاتے اور نجران کی وادی ان پر آگ ہو جاتی اور تحقیق سبحانہٗ تعالیٰ جملہ اہل نجران کی بیخ کنی کرتا اور ان سب کو ہلاک کرتا تاکہ ان کی شامت سے ان کے پرندوں کو بھی ہلاک کرتا۔ اسی طرح ذکر کیا بیضاوی اور خازن نے اپنی تفسیروں میں۔

صاحب کشاف (علامہ زمخشری) نے کہا ہے کہ اصحاب چادر یعنی حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کی فضیلت پر اس سے زیادہ کوئی دلیل قوی نہیں ہے۔ کیونکہ جب یہ آیہ نازل ہوئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار تن مبارک کو طلب فرمایا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ قرآن مجید کے لفظ "ابناءنا" سے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد ہیں اور "نساءنا" سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں اور "انفسنا" سے نفس نفیس حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نفس گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد ہے اور یہ ان کے حق میں کمال فضل اور غایت شرف ہے۔ کشاف کی تحقیق ختم ہوئی۔

دوسری آیۃ :- واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ۔ (سورہ آل عمران آیۃ ۱۰۳)
یعنی حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس مضبوط رسی سے مراد ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں اسی طرح علامہ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

تیسری آیۃ۔ ام یحسدون الناس علی ما اٰتٰھم اللہ من فضلہٖ ج
سورۂ نساء آیۃ ۵۴)

یعنی حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا کہ یا حسد کرتے ہیں لوگوں کا اس پر جو دیا ہے ان کو اللہ نے اپنے فضل سے حضرت محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہاں لوگوں سے مراد ہم لوگ ہیں۔ یعنی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا حضرت محمد باقرؓ نے کہ میں اس پر خدا تبارک وتعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں۔

چوتھی آیت۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (سورہ احزاب آیۃ ۳۳)۔

اکثر مفسرین کی یہ رائے ہے کہ یہ آیہ پانچ پاک تن کے شان میں نازل ہوئی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دن کے پہلے حصے میں تشریف لائے کہ آپ پر سیاہ رنگ کی چادر بکری کے بالوں سے بنی ہوئی تھی اور اس چادر میں اونٹ کے پالان کی لکڑی کی شکل کے نقش ونگار تھے، اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے ان کو پیغمبر علیہ السلام نے اپنی سیاہ چادر کے اندر داخل فرمالیا، پھر حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے ان کو بھی چادر میں داخل فرمایا۔ پھر حضرت علی آئے ان کو بھی

چادر میں داخل فرمایا۔ پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

نیز احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چارتن مبارکہ کو اپنی چادر میں داخل فرمایا تو اس وقت آپؐ نے حضرت حق جل شانہٗ کی درگاہ سے ان کے حق میں یہ دعا کی کہ۔ اللھم ھولاء اھل بیتی وخاصتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔ یعنی اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے خاص لوگ ہیں۔ ان سے ناپاکی اور پلیدی کو دور کر اور ان کو اچھی طرح پاک کر۔

حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا شریف کو قبول فرمایا۔ اور اس آیت مبارکہ کو نازل فرمایا۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس (الآیۃ)

اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں۔ اے نبی کے گھر والو اور ستھرا کردے تم کو ایک ستھرائی سے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اپنی دونوں زانوں پر بٹھایا اور حضرت علیؓ آپؐ کے دائیں طرف بیٹھ گئے اور حضرت فاطمہؓ بائیں طرف بیٹھ گئیں۔

اور بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے اس وقت دعا میں یہ بھی فرمایا کہ میری ان لوگوں سے صلح ہے جن کی ان سے صلح اور میں ان سے جنگ کروں گا جو ان (اہل بیت) سے جنگ کریں گے اور میں ان کو دوست رکھتا ہوں جو ان کو دوست رکھتے ہیں اور میں ان لوگوں سے دشمنی رکھتا ہوں جو ان سے دشمنی رکھیں گے یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں پس خدایا اپنی صلوٰۃ، اپنی رحمت، اپنی مغفرت اور اپنی رضا کو مجھ پر اور ان پر نازل فرما۔

بعض روایات میں ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کے گھر میں ہوا۔ جب حضرت ام سلمہ نے اس تمام کیفیت کو معلوم کیا کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں داخل فرمایا اور ان کے حق دعا فرمایا تو حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں بھی ان کے ساتھ چادر میں آجاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو چادر میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ لیکن ان کی دوسری طرح دلجوئی فرمائی کہ اے ام سلمہؓ تحقیق تم عظیم خیر پر ہو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ چار تن مبارک کے لئے دعا تمام کرنے کے بعد حضرت ام سلمہؓ کو بھی چادر میں داخل فرمایا۔

اور روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اس وقت جبرئیل اور میکائیل علیہ السلام اتر آئے ان کو بھی مذکورہ اشخاص کے ساتھ چادر میں داخل فرمایا۔

ان احادیث سے گیارہ فوائد معلوم ہوئے۔

اوّل۔ یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ان چار تن مبارک کو اپنی چادر میں داخل کرنا۔ حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں ہوا اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ یہ واقعہ حضرت فاطمہؓ زہرا کے گھر میں ہوا۔

دوم :۔ یہ کہ وقت دن کا ابتدائی حصہ تھا۔

سوم :۔ یہ کہ وہ چادر اس سے پہلے آپؐ پر زیب تن تھی اور اس لحاظ سے چار تن مبارک کے لئے بھی تبرک کا باعث ہوئی۔ باقی یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ وہ چادر اس وقت آسمان سے یا بہشت سے اتری تھی۔ یہ عبارت حدیث کی کتابوں میں اس ضعیف (مؤلف) کی نظر سے نہیں گذری واللہ تعالیٰ اعلم۔

چہارم :۔ یہ کہ وہ چادر بکری کے بالوں سے بنی ہوئی تھی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال زہد معلوم ہوتا ہے۔

پنجم :۔ چادر کا رنگ کالا تھا۔

ششم :۔ اس چادر میں نقوش بھی تھے جس کا بیان پہلے ہو چکا۔

ہفتم :۔ پنج تن مبارک کے تشریف لانے کی ترتیب یہ تھی کہ پہلے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے پھر امام حسن، پھر امام حسین پھر حضرت فاطمہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم۔

ہشتم :- یہ کہ آیۂ کریمہ اسی وقت نازل ہوئی۔

نہم :- یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں اپنے اہل بیت کے ساتھ بہ نفس نفیس خود کو بھی اس لئے داخل رکھا کہ اس سے اہل بیت کریم کا شرف آپؐ کی ذات شریفہ کے انضمام سے بڑھ جائے۔

دہم :- یہ کہ آپؐ نے اس چادر میں جبرئیل ومیکائیکل علیہما السلام کو بھی داخل فرمایا تاکہ اس سے اہل بیت کا شرف اور منزلت بڑھ جائے۔

یازدہم :- یہ کہ ان احادیث سے پانچ تن پاک کے چادر کے اندر بیٹھنے کی کیفیت بھی واضح ہوگئی کہ امام حسنؓ، اور امام حسینؓ دونوں آپؐ کے زانوئے مبارک پر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت علیؓ دائیں طرف اور حضرت فاطمہؓ بائیں طرف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں چند وجوہ دوسرے بھی مروی ہیں بعض مفسرین کی رائے ہے کہ اس آیہ میں اہل بیت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات ہیں جس کا یہ قرینہ ہے کہ اس آیۂ کے ماقبل اور مابعد میں سب ازواج مطہرات کا بیان ہے کچھ مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ اہل بیت سے مراد پانچ تن پاک ازواج مطہرات ہیں۔

اس قول کو بیضاوی نے اپنی تفسیر میں ترجیح دی ہے اور سید مرزا مخدوم پسر سید شریف جرجانی نے نواقص میں کہا ہے کہ یہی قول اکثر مفسرین اور محدثین کا ہے اور وہی حق انتہی۔ بعض مفسر اس خیال کے ہیں کہ اہل بیت سے وہ سب لوگ مراد ہیں جن پر صدقہ لینا حرام ہے۔ اس قول کی بناء پر اہل بیت میں تمام آل ہاشم یعنی آل حضرت علیؓ آل جعفرؓ، آل عقیل پسران ابی طالب، آل عباس، آل حارث، پسران عبدالمطلب داخل ہیں اور آل مطلب بھی داخل ہوجاتی ہے اور بعض علماء کے قول پر آل عبدالمناف بھی داخل ہے۔

پانچویں آیۃ :- ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یایھا الذین

امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ (سورہ احزاب آیہ ۵۶)
یعنی اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر۔ اے ایمان والو رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔

بخاری اور مسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوئی اور اس میں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ اور سلام کہنے کا حکم ہوا تو ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ پر کس طرح صلوٰۃ کہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ اس طرح کہو:۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد (حدیث کے آخر تک)

پس جب قرآن عظیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کہنے کا حکم ہو تو اور آنحضرتؐ نے اس کی یہ تفسیر فرمائی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر صلوٰۃ پڑھی جائے تو آپ نے اپنی آل کو اپنی جگہ پر رکھا اور ان کو بھی اپنے حکم میں داخل فرمایا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریف آل کے حق میں کمال فضیلت اور نہایت منقبت ہے۔

چھٹی آیۃ:۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ۔ (سورہ شوریٰ آیۃ ۲۳)
یعنی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیغمبر تو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے دین کی تبلیغ پر کچھ بدلہ مگر دوستی چاہیئے (میری محکم) قرابت میں۔

امام احمد اپنی مسند میں اور طبرانی اپنے معجم میں اور حاکم اپنی کتاب مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب یہ آیۃ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپؐ کی اس قرابت سے کون لوگ مراد ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہوئی تو آپ نے فرمایا علی فاطمہ اور ان کے دو بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

باب دوم

ان احادیث نبویہ کے بیان میں جو کہ اہل بیت مکرم کی فضیلت میں بلا کسی تخصیص اشخاص معینہ کے وارد ہوئی ہیں اور اس رسالے میں ایسی چالیس احادیث لائی گئی ہیں۔

پہلی حدیث: مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطیب ہو کر کھڑے ہوئے پھر آپؐ نے اپنے خطبہ میں حق سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اے لوگو میں نہیں ہوں مگر تم جیسا بشر اور قریب ہے کہ میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس موت کا پیغام پہنچانے والا آئے اور میں اس کے پیغام کی اجابت کروں اور تحقیق میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم نے ان کی پیروی کی تو تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔

ایک اللہ کی کتاب جس میں ہدایت اور نور ہے تم خدا کی کتاب کو مضبوط پکڑو اور اس پر عمل کرو۔

دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میرے اہل بیت کے حق میں میرا خیال کرو اور میری رعایت کو ان کی رعایت کرو۔

ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ان سے یعنی اہل بیت سے سبقت نہ کرو کہیں اس سے تمہاری ہلاکت نہ ہو جائے۔ اور ان کے حقوق کی ادائی میں کوتاہی نہ کرنا۔ کہیں یہ کوتاہی تمہیں ہلاک نہ کر دے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی کتاب کی مثال حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو

کوئی اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا وہ غرق ہوا اور میرے اہل بیت کی مثال دروازہ حطہ (جو بیت المقدس کے دروازے) کی طرح ہے جو کوئی اس میں داخل ہوا تو وہ مغفرت سے محروم رہا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں اپنے اہل بیت کے حق میں خدا تعالیٰ کو یاد دلاتا ہوں اسی طرح دو مرتبہ آپ نے اس کو دہرایا۔

یہ خطبہ آپ نے کس وقت دیا؟ اس میں روایت کا باہمی اختلاف ہے ایک روایت میں غدیر خم کا دن ہوا۔ دوسری روایت میں ہے کہ میدان عرفات میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہوا تیسری روایت میں ہے کہ اخیر مرض کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ہوا علماء نے روایات کے اس اختلاف کو مختلف اوقات پر حمل کیا ہے کہ آپؐ نے اہل بیت کرام کے مناقب اور فضائل تاکید کے طور پر لوگوں کو بتانے کے لئے متعدد مرتبہ اس قسم کے ارشادات فرمائے تھے۔

دوسری حدیث:۔ طبرانی نے اپنی کتاب معجم میں ابو سعید خدری رضؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرمات تین ہیں۔ جس کسی نے ان کی حفاظت کی تو خدا تعالیٰ اس کے دین اور دنیا دونوں کو محفوظ رکھے گا اور جس نے حفاظت نہ کی تو خدا تعالیٰ اس کے دین اور دنیا کو محفوظ نہ رکھے گا۔

ابو سعید خدری نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ حرمتیں کیا ہیں آپؐ نے فرمایا حرمت اسلام، میری حرمت اور میری قرابت کی حرمت۔

تیسری حدیث:۔ بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو محمد کو ان کے اہل بیت میں دیکھو یعنی آپکے حق کو اہل بیت میں دیکھیں پس ان کی تعظیم کریں اور ان کو ایذا نہ دیں۔

چوتھی حدیث:۔ ملاّ نے سیرت میں روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ میرے اہل بیت کے ساتھ مجھ سے خیر کی وصیت لے لو کیونکہ تحقیق میں قیامت کے دن ان کے حق میں آپ سے مخاصمہ کروں گا اور جس کے ساتھ میرا مخاصمہ اور جھگڑا ہوگا تو یقینی طور میں مخاصمہ میں غلبہ پاؤں گا اور جس پر میں نے جھگڑے میں غلبہ پایا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

پانچویں حدیث:۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی میرے اہل بیت کے حق میں میرا خیال رکھے گا تو اس نے خدا تعالیٰ سے اپنی نجات کا عہد لے لیا۔

چھٹی حدیث:۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بہشت کے ایسے درخت کے مشابہ ہوں جس کی شاخیں باہر دنیا کی طرف نکلی ہوئی ہوں یعنی میرے اہل بیت۔ پس اگر کوئی چاہتا ہے کہ اپنے پروردگار کی طرف جانے کا راستہ چاہے تو ان شاخوں کو مضبوط پکڑ لے۔

ساتویں حدیث:۔ امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام تعریف اور شکر خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے حکمت کو میرے اندر رکھا اور میرے اہل بیت میں۔ حکمت عبارت ہے مومن کا کمال دین میں علم اور عمل کے اجتماع میں

آٹھویں حدیث:۔ دیلمی نے فردوس میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو آگاہ ہو جاؤ میرے اہل بیت اور انصار کرام میرے لئے بقچہ کی طرح ہیں ان میں سے جو نیک ہیں ان سے نیکی کو قبول کریں اور ان کے میرے لوگوں سے درگزر کریں۔

نویں حدیث:۔ حاکم نے مستدرک میں حضرت ابوذر غفاری رضؓ سے اور طبرانی اور ابونعیم اور بزار نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میرے اہل بیت کی مثال تمہارے اندر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو کوئی اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس سے پیچھا رہا وہ غرق ہوا۔ یہ حدیث اوائل رسالہ میں بھی گذر چکی ہے۔

دسویں حدیث:۔ طبرانی اپنی کتاب معجم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اپنی امت سے پہلے جن لوگوں کی شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے ان کے بعد قریش کے لئے پھر انصار کے لئے اور ان کے بعد یمن کا ہر وہ آدمی جس نے میرے اوپر ایمان لایا ہوگا اور میرا تابع ہوا ہوگا۔ ان کے بعد عجمی یعنی غیر عرب اور جس فرقے کی میں پہلے شفاعت کروں گا وہ اس فرقے سے بہتر ہوگا جس کی میں بعد میں شفاعت کروں گا۔

گیارہویں حدیث:۔ حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ایمان والو تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو میرے اہل بیت کے لئے بہتر ہو۔

بارہویں حدیث:۔ طبرانی اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ امت میں سے بھی کسی کا میرے گھر آنے سے نکاح کرنے کی وجہ سے قرابت کا تعلق ہو تو وہ بہشت میں جائے پس جو کچھ میں نے اپنے پروردگار سے مانگا تھا وہ مجھے عطا کیا شیرازی کتاب الالقاب میں اس قسم کی حدیث کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

تیرہویں حدیث:۔ ترمذی اور حاکم نے حضرت عباس سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مومنو خدا تعالیٰ کو دوست رکھو کیونکہ وہ اپنی نعمتوں سے تمہاری پرورش کرتا ہے اور خدا کی محبت کی وجہ سے مجھے دوست رکھو اور میری وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

چودہویں حدیث:۔ ابن عساکر نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میرے اہل بیت پر کوئی احسان کرے گا تو قیامت کے دن اس کی مکافات اور بدلہ میرے اوپر لازم ہے اور خطیب نے اس قسم کی حدیث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

پندرہویں حدیث:۔ ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ

تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میرے ایک بال کو ایذا دیتا ہے تو تحقیق اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو اس نے خدا تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی آنحضرتؐ کے ایک بال سے مراد آپؐ کی آل شریف ہے۔

سولھویں حدیث:- ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف میں اور طبرانی نے معجم میں اور ابوالعلی موصلی نے مسند میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔

سترہویں حدیث:- حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کہ میرے پروردگار نے میرے ساتھ میرے اہل بیت کے حق میں یہ وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی توحید اور میری رسالت کا اقرار کرے گا تو اس کو عذاب نہ کریگا

اٹھارہویں حدیث:- دیلمی نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص پر اللہ کا سخت عذاب ہوگا۔ جس سے میرے اہل بیت کو تکلیف پہنچائی ہو۔

انیسویں حدیث:- ابن عدی اور دیلمی نے حضرت کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے صراط پر وہ شخص ثابت تر ہوگا جس نے میرے اہل بیت اور میرے اصحاب سے قوی محبت رکھی ہوگی۔

بیسویں حدیث:- امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا کہ جن لوگوں نے میرے اہل بیت سے جنگ کی تو میں ان سے جنگ کروں گا اور جن کی میرے اہل بیت سے صلح ہوگی تو میری بھی ان سے صلح ہوگی۔

اکیسویں حدیث:- طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب اور فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ سب لوگ جو کسی کے اولاد میں سے ہوں گے ان سب کی ان کے باپ اور ان کے عصبوں یعنی باپ کی قوم کی

طرف نسبت کی جائے گی حضرت فاطمہ کے اولاد کے سوا ان کی نسبت میری طرف ہوگی پس میں ان کا باپ ولی اور عصبہ ہوں رضوان اللہ علیہم۔

بائیسویں حدیث:۔ ابن مندہ اور ملاؔ نے اپنی سیرت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور کہا حضرت ابوہریرہؓ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی میرے قرابت والوں کو ایذا پہنچائے گا تو تحقیق اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی تو اس نے خدا عزوجل کو ایذا پہنچائی۔

تیئسویں حدیث:۔ ابوالشیخ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضے اور تصرف میں میری جان ہے کہ تب تک کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک مجھے دوست نہیں رکھتا اور جب تک میری قرابت کو دوست نہیں رکھتا۔

چوبیسویں حدیث:۔ حافظ ابوسعید نیشاپوری نے اپنی کتاب سرالمصطفی میں روایت کی ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اے ایمان والو! میرے اوپر دم بریدہ صلوٰۃ مت پڑھو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! دم بریدہ صلوٰۃ کیا ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اس طرح ہے کہ صرف اللھم صلی علی محمد پڑھ کر خاموش ہو جاؤ، بلکہ تم میرے اوپر صلوٰۃ کے ساتھ میری آل پر بھی صلوٰۃ پڑھو۔ اور اس طرح کہیں۔ اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد۔

پچیسویں حدیث:۔ ابوداود نے سنن میں ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ہم اہل بیت پر درود بھیجتے وقت بڑے پیمانہ سے اجر لینا چاہے تو اس کو یوں درود پڑھنا چاہیئے۔

اللھم صل علی محمد وازواجہ امھات المومنین وذریتہ
واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید۔

چھبیسویں حدیث:۔ دیلمی نے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تب تک دعا محجوب ہوتی ہے جب تک مجھ پر اور میری آل پر صلوٰۃ نہ بھیجی جائے۔

ستائیسویں حدیث: - حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلعم نے دونوں سبابہ انگلیوں کو جمع کرکے فرمایا کہ میرے حوض پر میرے اہل بیت اور ان کے دوست رکھنے والے اس طرح وارد ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ساتھ ہیں۔

اٹھائیسویں حدیث: - دیلمی نے فردوس اعلیٰ میں عمران بن حصین سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو بھی دوزخ میں داخل نہ کرے خدا تعالیٰ نے اس کو میرے لئے عطا فرمایا۔

انتیسویں حدیث: - دارقطنی اور بیہقی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ہر سبب اور نسب منقطع ہو جائے گا مگر میرا سبب اور نسب منقطع نہ ہوگا۔

تیسویں حدیث: - طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسی سند سے کہ جس کے رجال سباثقہ ہیں روایت کی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد میں سے کسی کو عذاب نہ کرے گا

اکتیسویں حدیث: - طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابوالشیخ اور دیلمی نے ابن ابی لیلیٰ سے ارسال کے طور پر روایت کی (یعنی صحابی کا ذکر متروک ہے) کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ تب تک مومن نہیں ہوتا (یعنی ایمان کامل کے ساتھ جب تک میری جان کو اپنی جان سے اور میری اولاد کو اپنی ولاد سے محبوب تر نہ رکھے۔

بتیسویں حدیث: - دیلمی نے فردوس اعلیٰ میں روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ایمان والو! اپنی اولاد کو تین خصلتوں پر ادب سکھاؤ۔

۱ - قرآن کی قرأت پر۔

۲ - پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر۔

۳ - اس کے اہل بیت کی محبت پر۔

تیتیسویں حدیث:- ابن ماجہ اپنی مسندیں میں اور حاکم اپنی مستدرک میں طبرانی اپنی معجم میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کہا حضرت عباس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ میرے اہل بیت کو خدا کے لئے اور میری قرابت کے لئے دوست نہ رکھے۔

چونتیسویں حدیث:- دیلمی نے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کو دوست رکھے گا اور جو مجھ کو دوست رکھے گا تو وہ میرے اصحاب اور میری قرابت کو دوست رکھے گا۔

پینتیسویں حدیث:- ملاّ نے اپنی سیرت میں روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ مجھ کو اور میرے اہل بیت کو وہی دوست رکھے گا جو مومن اور متقی ہوگا اور میرے اہل بیت سے منافق اور شقی ہی دشمنی رکھے گا۔

چھتیسویں حدیث:- حاکم اور ابن حبان نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس خدا جل جلالہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ مجھ سے اور میرے اہل بیت سے کوئی دشمنی رکھے گا خدا تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

سینتیسویں حدیث:- روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان نمازیں پڑھے اور روزے رکھے اس کے بعد اس کی خدا تعالیٰ سے اس عالت میں ملاقات ہو کہ وہ میرے اہل بیت سے دشمنی رکھتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

اڑتیسویں حدیث:- طبرانی نے کتاب الدعاء میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ شخص ہیں جن پر حق سبحانہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور میں نے اور ہر مستجاب الدعوات پیغمبر نے لعنت کی ہے۔

۱- جو کوئی خدا تعالیٰ کی کتاب میں کوئی زیادتی کرے۔

۲۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

۳۔ میری امت پر مسلط ہو جائے حالانکہ وہ جابر اور ظالم ہو۔

۴۔ خدا تعالیٰ نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہو اس کو حلال کہنے والا۔

۵۔ میرے اہل بیت سے ایسی چیز کو حلال سمجھنے والا جس کو خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ یعنی ان پر سب وشتم کرنا اور ان کو ایذا پہنچانا وغیرہ۔

۶۔ میری سنتوں کو برباد کرنے والا۔

فائدہ۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اہل بیت کرام کی محبت بھی فرائض عین میں سے ہے اور ان سے بغض رکھنا سخت حرام ہے۔

اس پر امام شافعیؒ نے اپنے کلام میں نص فرمایا ہے،

ترجمہ اے رسول اللہ کے اہل بیت تمھاری محبت اللہ کی طرف سے فرض ہے جس کو قرآن میں نازل کیا ہے۔ آپ کے لئے یہ قدر و منزلت کافی ہے کہ جس نے آپ پر صلوٰۃ نہ پڑھی تو اس کی کوئی صلوٰۃ نہ ہو گی۔

اسی طرح صحابہ کرام کی محبت بھی فرائض عین میں سے ہے اور ان سے بغض و عداوت رکھنا سخت حرام ہے۔ جیسا کہ اس مسئلہ پر بے شمار احادیث اور آیات قرآنی دلالت کرتی ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

انتالیسویں حدیث:۔ دیلمی نے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری طرف توسل کا ارادہ رکھتا ہے اور قیامت کے دن میری شفاعت کا طالب ہے، تو اس کو چاہیئے کہ میرے اہل بیت سے تعلق رکھے اور خوشی میں ان کو شریک کرے۔

چالیسویں حدیث:۔ دیلمی نے فردوس اعلیٰ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن چار اشخاص کے لئے میں شفاعت کروں گا۔

اول وہ کہ میری اولاد کی تعظیم کرے۔

دوم، ان کی حاجات کو پورا کرنے والا۔

سوم، ان کے اضطراب کے وقت ان کی اعانت کرنے والا۔

چہارم، وہ کہ اپنے دل اور زبان سے ان کو دوست رکھنے والا۔

اہل بیت کے فضائل اور مناقب میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں لیکن میں نے اس رسالہ میں اختصار کی رعایت کرتے ہوئے چالیس احادیث پر اکتفا کیا ہے۔

(مسلسل)